محکمہ آبپاشی
سندھ حکومت

بالائی کوہستان کیلئے سات چھوٹے ڈیموں
نارانی، بوزے، کھرگانی، ٹوپی، کھنجھی، تنی اور گیریلو کا
ماحولیاتی اور سماجی انتظام کا منصوبہ (ای ایس ایم پی)

پراجیکٹ مینجمنٹ ٹیم
سندھ ریزیلینس پراجیکٹ
محکمہ آبپاشی،حکومت سندھ

کریڈٹ نمبر: PK: 5888

اگست 2021

سندھ ریزیلنس پراجیکٹ کی اضافی مالی مدد-ایس آر پی
(محکمہ آبپاشی) (P173087)

بالائی کوہستان کیلئے سات چھوٹے ڈیموں نارانی، بوزے، کھرگانی، ٹوپی، کھنجھی، تنی اور گیریلو کیلئے
ماحولیاتی اور سماجی انتظام کا منصوبہ (ای ایس ایم پی)

خلاصہ

حکومت سندھ نے محکمہ آبپاشی سندھ (ایس آئی ڈی)اورصوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی(پی ڈی ایم اے)کے ذریعے عالمی بینک کے تعاون سے سندھ ریزیلنس پراجیکٹ(ایس آر پی)منصوبہ شروع کیا ہے۔ ایس آر پی منصوبے میں دریائے سندھ کے کنارے موجود مٹی کے پشتوں کی بحالی/بہتری اور صوبے کے خشک سالی اور کم پانی والے علاقوں میں بارش کے پانی سے ذخیرے کیلئےچھوٹے ڈیموں کی تعمیر شامل ہے۔ایس آر پی منصوبےکےتحت آخری دو سالوں کے دوران 14 ڈیم تعمیر کیے گئے تھے ۔ اب عالمی بینک کے اضافی تعاون سے حکومت سندھ بارش کے پانی کے ذخیرے کیلئے سات چھوٹے ڈیم تحصیل قبوسعیدخان میں نارانی، بوزے، کھرگانی ،تحصیل قمبر علی خان میں ٹوپی، کھنجھی، تنی اور گیریلو کی تعمیر کا منصوبہ بنارہی ہے۔یہ تمام ڈیم ضلع قمبرشہدادکوٹ لاڑکانہ ڈویژن صوبہ سندھ میں واقع ہیں۔

قومی وصوبائی ریگولیٹری تقاضوں اور عالمی بینک کی سیف گارڈ پالیسیوں کےنفاذ کیلئے ایس آر پی منصوبے کے تحت مذکورہ ڈیموں کی تعمیرسے ممکنہ منفی اثرات کےخاتمے یا کم کرنےکے لئے ایک ماحولیاتی اور سماجی جائزہ لیا گیا۔ ماحولیاتی و سماجی تشخیصی فہرست کے استعمال سے تمام منصوبوں کی ماحولیاتی درجہ بندی کی گئی۔ پالیسیوں کی تعمیل ایک تفصیلی ماحولیاتی و سماجی اثرات کی تشخیص (ای ایس ائی اے)سے کی گئی۔ امکان ہے کہ اس منصوبےسے ماحولیاتی وسماجی اثرات کم سےکم ہونگے۔یہ منصوبے ماحولیاتی درجہ بندی کے معیار کے تحت کیٹیگری "بی"کے زمرے میں آتے ہیں،یہ فریم ورک عالمی بینک سے منظورشدہ ہے۔ یہ منصوبے جس کیلئےانوائرمینٹل اینڈ سوشل مینجمنٹ فریم ورک دستاویز کےمطابق یہ ماحولیاتی و سماجی پلان-ای ایس ایم پی عالمی بینک کی درجہ بندی"بی "کیٹیگری کی ضروریات پوری کرنے کیلئےتیارکیا گیا ہے۔

یہ ای ایس ایم پی منصوبے والے علاقوں کے طبعی ، حیاتیاتی ، سماجی، معاشی اورماحولیاتی پہلوؤں کی معلومات پیش کرتا ہےاور ممکنہ سماجی و ماحولیاتی منفی اثرات کو ختم کرنے کے لئے منصوبے کے نفاذ کے دوران تخفیفی اقدامات کا ایک مجموعہ فراہم کرتا ہے یہ منصوبے صوبہ سندھ کے ضلع قمبرشہدادکوٹ میں ہیں یہاں مقامی افراد زیر زمین پانی کا استعمال کرتے ہیں خطے کے مختلف حصوں میں زیرزمین پانی کی گہرائی 150 سے 250 فٹ تک ہےاگر دوسالوں تک بارشیں نہ ہوں تو زیر زمین پانی خشک ہوجاتاہےاور مقامی آبادی کے پینے اورزراعت کیلئے پانی دستیاب نہیں ہوتا۔

اس خطے میں پانی کے ذخیرے کیلئے ڈیم بننے سے زیر زمین پانی طویل عرصے تک محفوظ رہےگا ۔ڈیموں میں جمع ہونے والے پانی سےرینج لینڈ کےقریب بسنےوالےمقامی افراد اورمویشیوں کو پینے کاپانی مل سکےگا۔ ان تعمیرات سےسیلاب کی رفتارمیں کمی سے ذرخیز زمین کے کٹاؤ،عوامی سہولیات جیسے رابطہ سڑکیں، بجلی کے پول اور مقامی آبادیوں کو درپیش مسائل میں

کمی آئے گی۔پانی کی عدم دستیابی سے یہاں زراعت متاثرہوتی ہے، بارش کے پانی سے کاشت کی گئی فصلوں کے علاقوں میں نمی میں اضافے کے باعث پیداوار کم ہوتی ہے۔

موسم گرما کی روا یتی اہم فصلیں باجھرہ، جوار اور گوار ہیں جبکہ سرد موسم میں جو اور سرسوں کاشت کی جاتی ہے۔ یہ فصلیں انسانوں اورمویشیوں کی خوراک کا بنیادی ذریعہ ہیں۔مویشی مقامی آبادی کا اہم اثاثہ ہیں،ان علاقوں میں پینے کے پانی اور نباتات کی کمی سے مویشیوں کی صحت بھی شدید متاثر ہورہی ہےاور دودھ کی پیداوار میں بھی کمی آئی ہے جس سےمقامی افراد کی غذائی ضروریات اور آمدنی پر سنگین اثرات مرتب ہورہے ہیں۔پانی کی قلت والے ان علاقوں کے مقامی افراد چارے کی عدم دستیابی کی وجہ سے اپنے مویشیوں کو ان علاقوں میں منتقل کرنے پر مجبور ہوتےہیں جہاں پانی دستیاب ہوتاہے۔

بالائی کوہستان خطےمیں آبی ذخیرے کیلئے بنائے گئے ان ڈیموں کی تعمیر سے زمینی پانی کے ذخائر میں اضافہ ہوگا۔ زیرزمین پانی ٹیوب ویلزاور کنووں کے ذریعے پینے کے لئے استعمال ہوسکےگا اورمقامی آبادی اور مویشیوں کو پینے کا صاف پانی ملےگا۔ ان منصوبوں میں پانی کی فراہمی کے کسی بھی چینل / ٹیوب ویلوں کی تعمیر کے لئے مالی اعانت شامل نہیں۔ چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کا بنیادی مقصد زیرزمین موجود پانی ذخیرہ کرنا ہے اس میں زرعی سرگرمیوں کوفروغ دینے کاکوئی منصوبہ نہیں ہے۔چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کا بنیادی مقصد زمینی پانی کا ذخیرہ کرنا ہےان ڈیموں کا پانی پینے ، گھریلو استعمال اور مویشیوں کے پینے کے لئےذخائر سے براہ راست حاصل کیا جائے گا۔ مقامی حکومت ان دیہاتوں کیلئے واٹر ٹریٹمنٹ اورسپلائی کا کام اگلے مرحلے میں مکمل کرسکتی ہے۔

کوہستان ریجن بنجر علاقے پر مشتمل ہےاس مقام پرپانی کی قلت اورزمینی سطح پر خاردارجھاڑیاں ہیں ،زمین کےایک بڑےحصے پر گھاس اگتی ہےجو مویشیوں کے لئے غذائیت سے بھرپور لذیذ چارہ ہےیہاں ببول، نیم، جاراور کیکرسمیت دیگر اقسام کے درخت اور جھاڑیاں ہیں۔یہاں موسمی بارشیں پانی کا اہم ترین ذریعہ ہیں جو زیرزمین پانی کو دوبارہ ذخیرےکے قابل بنانے سمیت یہاں درختوں اور پودوں کی نشوونما اور جانوروں کی خوراک کے لئے جنگلی گھاس کی پیداوار میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ علاقے کے کئی حصوں میں برساتی نمی مقامی فصلوں کی پیداوار کے لئےانتہائی مفید ثابت ہوتی ہے جب بارش ہوتی ہے تو پانی مختلف ندیوں نالوں میں آجاتا ہے۔

بالائی کوہستان میں کنویں پینے کے پانی کے اہم ذرائع ہیں یہاں کے مختلف علاقوں میں کنووں کی گہرائی 150سے 250 فٹ تک ہے۔ پانی کا دوسرا اہم ذریعہ مٹی کے تالاب ہیں جو زمین کھود کر بنائےجاتے ہیں یہ تالاب برسات کےدنوں میں پانی سے بھر جاتے ہیں یوں یہاں انسانوں اور مویشیوں کے لئے 2سے6مہینوں کیلئے پانی دستیاب ہوتاہے، یہ تالاب زیرزمین پانی کو دوبارہ ذخیرہ کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ مقامی خواتین اپنے گاوں سے تقریبا 3 سے 5کلومیٹرکےفاصلےپربنے تالابوں سے پانی بھرکرلاتی ہیں ۔ مذکورہ چھوٹے ڈیموں سےپینے کے پانی کی قلت ختم ہوجائےگی نا صرف یہ بلکہ ایک طویل عرصے کیلئے میٹھا پانی بھی دستیاب ہوسکےگا۔ان ڈیموں کی تعمیر سے 15 دیہاتوں کے3 ہزار 4سو99 مرد و خواتین پر مشتمل 497گھرانے مستفید ہوں گے۔کوہستان ریجن

سمیت صوبہ سندھ کے کئی قحط زدہ علاقوں میں بھی پچھلےکئی عرصے سے بارشیں نہ ہونےسے صورتحال انتہائی ابتر ہوگئی ہے۔

ان منصوبوں کے مقاصد کی تکمیل کےلئے مختلف متبادلوں پر تجزیہ کیا گیا ،ماحولیاتی، سماجی و معاشی اثرات کم سے کم ہوں گےڈیموں کی تعمیر کےلیے مقامی سطح پر دستیاب مواد استعمال کیاجائےگا اونچی ڈھال بھرنے اور پتلے اور پتھریلے حصوں کےتحفظ کیلئے بڑے پتھر دستیاب نہ ہونےپرچونے کا پتھر استعمال کیاجائےگا۔برساتی پانی کے تیز بہاو کومحفوظ طریقے سے گزارنےکےلئےڈیم کے وسط میں کنکریٹ کا ایک پکا اسپل وے تعمیرکیا جائےگا۔پانی کے ذخیرے کیلئے مقامی مواد اور تعمیراتی صنعت کے ذریعے بنائےگئے ایسےچھوٹے ڈیم بہت مفید ثابت ہوتے ہیں ان سےطویل عرصے کیلئے آبی ذخائر دستیاب ہوتے ہیں، منصوبے کے مقاصد کے حصول کے لئےاسی طرز کےاقدامات بہت کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

ان تمام منصوبوں کے لئے کسی بھی نجی اراضی کے حصول کی ضرورت نہیں کیونکہ برساتی نالے سرکاری ملکیت ہیں مزید یہ کہ یہاں کسی عمارت کو مسمار کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی دوبارہ آبادکاری کامسئلہ درپیش ہوگا کیونکہ یہ منصوبےکم آبادی والےعلاقوں میں ہیں۔ تعمیراتی سامان کی نقل و حمل کے لئے پہلے سےموجودسڑکوں کا استعمال کیا جائے گا ۔اس سے عارضی طورپرسماجی و ماحولیاتی اثرات صرف نجی ملکیت یا سرکاری ملکیت والی غیر منقولہ اراضی کے کیمپوں کی تعمیر / کھدائی کے مال کا استعمال اور بیرونی افرادی قوت کی آمد ، نباتات کا نقصان اور ملازمین کی صحت اور تحفظ کےعارضی مسائل پیدا ہوسکتے ہیں جس کے لئے (ای ایس ایم پی) ماحولیاتی و سماجی انتظامی منصوبہ تیار کیاگیاہے۔ چھوٹے ڈیموں کے منصوبوں میں18 سے 22 فٹ اونچے مٹی کے پشتوں اور پکے اسپل ویزکی تعمیرات بھی شامل ہیں۔

چھوٹےڈیموں کی تعمیرکیلئےٹھیکیداروں کے ذریعے 250 سے 350 ملازمین بھرتی کئےجائیں گے اور ان تعمیراتی مدت کےدوران انھیں وسیلہ روزگار مہیا ہوگا۔ ٹھیکیدارکسی بھی سماجی مسئلے سے بچنے کیلئے بیرونی عملے کو مقامی ملازمین سے علیحدہ رکھنے کا پابند ہوگا۔تعمیرات کےدوران مقامی تاجروں سےسامان کی خریداری اور خدمات سے انھیں کاروبارملےگا۔ٹھیکیدارکے ملازمین کیلئے بنائے گئے ضابطہ اخلاق میں کوروناوائرس اور ایس ٹی ڈی، ایچ آئی وی ایڈز جیسی بیماریوں کے پھیلاو سے متعلق معلومات شامل ہوں گی۔ اس سے پہلے تعمیر کئےگئے ڈیموں کے علاوہ مذکورہ ڈیموں کی تعمیرات کےدوران ایس آر پی اور ایس آر پی ایف اضافی تعاون کےتحت جنگلی حیات کے رہائشی مقامات کی بحالی اور درخت پودوں میں اضافے سے ماحولیاتی نظام پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔تعمیرات کےدوران تمام ڈیم سائٹ کیلئے کسی بھی نقصان سے نمٹنے کیلئے ایک ایمرجنسی رسپانس پلان تیارکیاجائےگا۔

تعمیرات سے ہونےوالے اثرات جیسے فضائی و صوتی آلودگی اور سماجی وسائل کے استعمال سے ان اقدامات پر مناسب طریقے سےعملدرآمد کرکے کم کیا جاسکتا ہے۔ان ڈیموں کی تعمیر سے خشک سالی کےموسم میں پانی کی موجودگی سے ان علاقوں کی ماحولیاتی اہمیت میں اضافہ ہوگا وہیں عام طور پر خشک سالی سے متاثرہ مقامی افراد ، مویشیوں اورجنگلی حیات کیلئے پینےکا پانی دستیاب ہوگا۔

تاہم تعمیراتی مدت کے دوران ٹھیکیدار کو رپورٹ میں تجویز کئےگئے تمام اقدامات پر مکمل عملدرآمد کرواناہوگا۔منفی اثرات کو گاڑیوں اور مشینری کے معائنےاور دیکھ بھال کے ذریعے کم کیا جاسکتا ہےبھاری سامان کے لئے شورکم کرنےوالے آلات یا مفلروں کا استعمال ،غیر پختہ سڑکوں پرپانی کا چھڑکاو ،تعمیراتی ملبے/بقایاجات سے ہونے والے منفی اثرات پر قابو پانا اور آبی آلودگی کےخاتمے ، گندے تیل کو مناسب طریقے سے ذخیرہ کرنے،آلودہ پانی کیلئے ٹریٹمنٹ، ٹھوس فضلہ پر قابو پانا اوراسے ضائع کرنے کیلئے اسےایک جگہ جمع کرنا شامل ہے۔

اس منصوبے پرکام کرنےوالے ملازمین کی صحت وحفاظت کو مسلسل معائنےکےذریعےیقینی بنایاجائےگا تاکہ بیماریوں اورحادثات کی روک تھام ، مزدوروں اور مقامی افراد میں آگاہی پیدا کرنے ، صفائی کے اقدامات ، کوویڈ 19 سے متعلق انتظامات و نگرانی اور ہنگامی ردعمل اور بچاؤ کے طریقہ کارپر عملدرآمد ، مناسب سینیٹری سہولیات کی فراہمی ، پینے کے پانی کی فراہمی ، اور مزدوروں کے لئے کوڑےدان کی فراہمی وغیرہ ۔ان پر عملدرآمد کرنے کے بعد منصوبوں کا علاقوں پر طبعی، حیاتیاتی یا سماجی و معاشی ماحول پر کوئی خاص اور دیرپا منفی اثر نہیں ہوگا ، بلکہ اس کے مثبت اثرات مرتب ہونگےاور پائیدار ترقی ہوگی۔

ان تمام اقدامات کی نگرانی کے لئے فیلڈ اسٹاف کی تربیت،عملدرآمد اور لاگت کا تخمینہ اور شکایات کے ازالے کا طریقہ کارگریوینس ریڈریسل میکانزم (جی آر ایم)کے تحت ایک خاص وضاحت پیش کی گئی ہے۔ ای ایس ایم پی - کو اسٹیک ہولڈرزاور مقامی افراد کی مشاورت سے تشکیل دیا گیاہے۔انوائرمنٹ اور سوشل سیف گارڈ مانیٹرنگ- ماحولیاتی و سماجی تحفظ سے متعلق نگرانی کی جائے گی تخفیف کے منصوبوں کو باقاعدگی اور موثر انداز سےنفاذ کیلئے اسے تین مرحلوں میں انجام دیاجائےگا۔

پروجیکٹ مینجمنٹ ٹیم (پی ٹی ایم) کی سطح پرسماجی اور ماحولیاتی ماہرین منصوبےکی حفاظتی نگرانی کریں گے تاکہ یہ یقینی بنایاجاسکے کہ تخفیف کے منصوبوں پر موثر انداز میں اقدامات کئےجارہے ہیں، یہ ماہرین باقاعدگی سے فیلڈ وزٹ کریں گے۔ فیلڈ لیول پر ، پروجیکٹ عملدرآمد متعلقہ اسٹاف کے ذریعہ حفاظتی نگرانی کی جائے گی۔تیسری سطح پرپی آئی **(PISSC)** کنسلٹنٹس ایس ایس سی اور پی ایم ٹی –انوائرنمینٹل اور سوشل مینجمنٹ یونٹ کا{ ای ایس ایم یو }ای ایس ایم پی کے نفاذ کے لئے ماہانہ ، سہ ماہی اور سالانہ رپورٹس تیار کرے گا۔ پروجیکٹ مینجمنٹ ٹیم (پی ایم ٹی) ، پروجیکٹ ڈائریکٹر کی سربراہی میں محکمہ آبپاشی سندھ پر ایس آر پی پروجیکٹ کو عملی جامہ پہنانے کی مجموعی ذمہ داری ہے۔

پراجیکٹ مینجمنٹ ٹیم (پی ایم ٹی) کو ماحولیاتی و سماجی انتظامی یونٹ{ ای ایس ایم یو} کی معاونت حاصل ہے اسے پی ایم ٹی میں قائم کیاگیاہے۔ پی ایم ٹی نے منصوبے کی نگرانی اور معاونت کیلئے کنسلٹنٹس کی خدمات حاصل کی ہیں۔ان کنسلٹنٹس کے پاس بھی ماحولیاتی اور سماجی تحفظ کےلئے ماہرین،اور تعمیراتی ٹھیکیدار کے پاس ماحولیاتی، سماجی اور صحت کےافسران بھی موجود ہونگے۔تخفیفی اقدامات پرعملدرآمد کیلئے ڈیم کے تعمیراتی معاہدوں میں مناسب شقیں شامل کی جائینگی۔ پی ایم ٹی ذیلی منصوبے کی سرگرمیوں کی بیرونی نگرانی یا تھرڈ پارٹی کی توثیق کیلئے ماحولیاتی/سماجی نگرانی اور تشخیصی کنسلٹنٹس (ای ایس ایم ای سی) کو بھی شامل کیاجائےگا۔

یہاں مجموعی طور پر سالانہ پانی کا بہاؤ 8216.7 ایکڑ فٹ ہےاورزمینی پانی کے ذخیرےکے لیے پانی کی موجودگی 1976.5 ایکڑ فٹ ہے مزید یہ کہ چھوٹے ڈیموں کے اوسط سالانہ بہاؤ کے مقابلے میں تقریبا1 46.1 فیصد پانی موجودہوگا(سب سے زیادہ کھرگانی ڈیم میں 80.8 فیصد اور کھنجھی پرسب سے کم 5.8 فیصد ہے) جبکہ دیگربہاو قدرتی طریقے سے ہوں گے۔

اس کی تصدیق صوبہ سندھ میں چھوٹے ڈیموں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے مطالعے"پرفارمنس ایوالیوشن اسٹڈی آف اسمال ڈیمز ان سندھ" میں بھی کی گئی ، جس کےمطابق 'مقامی افراد کا کہناہے کہ مون سون کے موسم میں ڈیموں کے اسپل وے سے 2 سے 3 مرتبہ پانی کابہاو ہواتھا'۔ مزید یہ کہ مجوزہ ڈیموں کی گنجائش مختلف ہوتی ہے ، اس پروجیکٹ والے علاقے میں کئی نہریں موجود ہیں جو حمل جھیل میں جاکر ملتی ہیں یہ میٹھے پانی کی ایک جھیل ہے یہاں پانی کا اہم ذریعہ **Right Bank Outfall Drainage (RBOD)** آر بی او ڈی- رائٹ بینک آوٹ فال ڈرینیج ہےیہ جھیل بارش کےموسم میں کئی چھوٹی نہروں سے سیراب ہوتی ہے وہیں سیلاب کے موسم میں پانی کی وافر مقدار حمل ریگولیٹر کے ذریعے MNVD میں جاتی ہے جو بالآخرمنچھر جھیل میں جاکرگرتی ہے اس علاقے میں برساتی پانی کے حصول کیلئے بہترین صلاحیت موجود ہے۔ ایک اندازے کے مطابق سالانہ سطح پر یہ چھوٹے ڈیم حمل جھیل سےہونےوالے پانی کے بہاو کو کم کریں گے۔

پی آئی ایس ایس سی **(PISSC)**کی جانب سے ڈیم ٹوٹنے سے متعلق جائزہ پیش کیا گیا،جائزہ رپورٹ کے مطابق ڈیم ٹوٹنے کےمطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیاہےکہ تمام سات (07) ڈیموں کے ذخائر کا رقبہ چھوٹا1.76 مربع کلومیٹر سے زیادہ نہیں ہے۔اس علاقے میں بدترین موسمی صورتحال میں (مشترکہ ڈیم ٹوٹنے+100 سالہ قدیمی سیلاب)83.10 مربع میل (215 مربع کلومیٹر)کھنجھی کےمقام پر بدترین صورتحال سے 10 ہزار 834 افراد متاثر ہوسکتے ہیں،مجموعی طور پر ڈیم ٹوٹنے سےنقصان اٹھانےوالایہ بہت چھوٹا علاقہ ہے جس سے بہت کم آبادی متاثر ہوگی -100 سالہ قدیم اس سیلاب کےاثرات قابل تعریف نہیں مگرکھنجی ڈیم کی صورت میں یہ آبادی سیلاب سے زیادہ متاثر ہو سکتی ہے۔ تمام ڈیموں کے لیے ایمرجنسی رسپانس پلان تیار کیا جائے گا۔

ڈیموں کی تعمیرات کے دوران متوقع نقصان کے تخمینے کیلئے متاثرہ مقام کاہیکڑاس اور گوگل نقشے کے سافٹ ویئر کے ذریعے جائزہ لیا گیا ہے100 سالہ ریکارڈ سیلاب سےڈیم ٹوٹنے کی صورت میں ہونےوالے ممکنہ نقصانات کا جائزہ لیاگیا ہے ان میں درختوں، زرعی اراضی ، ہینڈ پمپوں اور آثار قدیمہ کے مقامات کے ممکنہ نقصانات کاجائزہ بھی شامل ہے جیساکہ تمام ڈیم زیرزمین پانی کی سطح میں اضافے کیلئے بنائے جارہے ہیں ڈیموں کی تعمیر سےیہ ممکنہ نقصانات عارضی نوعیت {4 سے 8 ہفتے}کےلئے ہوں گےاس دوران زمین پانی کو جذب کرلےگی یہاں ڈیموں کی تعمیرات سےصرف 3غیرپختہ سڑکیں اور70 درخت متاثر ہونگے۔ای ایس ایم پی دستاویز میں کسی بھی قسم کے نقصانات سے نمٹنے کیلئے سماجی سطح پر کمیونٹی /مقامی افراد کیلئے معاوضےکی تجویز بھی شامل کی گئی ہے۔

ایک اندازے کے مطابق مذکورہ 7 چھوٹے ڈیموں کی تعمیرات کےلئے ان مقامات پر 70درخت گرائے جائیں گےان کے متبادل 5 گنا اضافی درخت اگائےجائیں گے فی درخت کی قیمت ایک ہزار روپےجبکہ اس کی مکمل لاگت 350,000 روپے بنتی ہے۔ای ایس ایم پی میں 94،529،250 روپےکا بجٹ مختص کیاگیاہے۔ اس میں عالمی وبا کورونا وائرس سے بچاو کے لئےانتظامات بھی

شامل ہیں۔ ہر ڈیم سائٹ کےمقامی افراد کی فلاح و بہبود کیلئے 7,000,000 روپے کی رقم شامل کی گئی ہے اسے ہر ڈیم کے ای ایس ایم پی بل میں عارضی طور پر بی او کیو آئٹم کےطور پر شامل کیاگیاہے۔